

۱۰۔ کھنڈ دَرّے میں گھمسان کی لڑائی

شیواجی مہاراج محاصرے سے باہر : شیواجی

مہاراج نے محاصرے سے نکل جانے کی ایک ترکیب سوچی۔ انھوں نے دو پاکلیاں سجائیں۔ ایک پاکلی کے ذریعے شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے باہر جائیں گے اور دوسری پاکلی سے شیواجی مہاراج کا بھیس اختیار کیا ہوا شخص راج ڈنڈی دروازے سے باہر نکلے گا۔ دوسری پاکلی دشمنوں کو آسانی سے نظر آ جائے گی اور اسے پکڑ لیا جائے گا۔ یہ سمجھ کر کہ شیواجی مہاراج گرفتار ہو گئے، دشمن خوشیاں منائیں گے۔ اسی دوران شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے نکل جائیں گے۔ ایسا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے لیے ایک بہادر نوجوان تیار ہوا۔ وہ شیواجی مہاراج ہی کی طرح نظر آتا تھا۔ اس کا نام شیوا کاشد تھا۔ وہ شیواجی مہاراج کے بال سنوارنے والا خدمت گار تھا۔ وہ بہت ہمت والا اور چالاک تھا۔

طے شدہ منصوبے کے مطابق شیوا کاشد کی پاکلی راج ڈنڈی سے باہر نکلی۔ رات کا وقت تھا۔ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اس کے باوجود دشمن کے بعض سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ انھوں نے پاکلی پکڑ لی۔ یہ سمجھ کر کہ انھوں نے شیواجی مہاراج کی پاکلی پکڑ لی ہے وہ اسے سدّی جوہر کی چھاؤنی میں لے گئے۔ وہاں خوشیاں منائی جانے لگیں۔ اسی درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے سے قلعے سے باہر نکل گئے۔ باجی پر بھودیشپانڈے اور اُن کے منتخب سپاہی ہمراہ تھے۔ باندل دیشکھ کی فوج بھی ساتھ تھی۔ دوسری طرف تھوڑی دیر میں شیوا کاشد کا راز فاش ہو گیا۔ سدّی جوہر نے غصے میں آ کر اسے فوراً ختم کر دیا۔ سوراج کے لیے اس شیوا کاشد نے اپنی جان نچھاور

پنہال کی فتح اور عادل شاہ کا غصہ : افضل خان کے

قتل کی وجہ سے بیجاپور میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے فوراً بعد شیواجی مہاراج نے بیجاپور والوں کے قبضے سے پنہال گڑھ حاصل کر لیا۔ جس کی وجہ سے عادل شاہ آگ بگولہ ہو گئے۔ انھیں کھانا پینا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ شیواجی مہاراج کو تباہ و برباد کرنے کے لیے انھوں نے سدّی جوہر کو روانہ کیا۔ سدّی جوہر ایک بہت بڑی فوج لیے نکل پڑے۔ فاضل خان اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے ان کے ساتھ ہو لیے۔

پنہال گڑھ کا محاصرہ : سدّی جوہر بہادر مگر سخت گیر

تھے۔ ان کا نظم و ضبط بڑا سخت تھا۔ انھوں نے پنہال گڑھ کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا۔ شیواجی مہاراج کو قلعے میں بند کر دیا۔ برسات کا موسم قریب تھا۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ برسات شروع ہوتے ہی سدّی جوہر محاصرہ اٹھا لے گا لیکن بارش شروع ہونے پر انھوں نے محاصرہ اور سخت کر دیا۔ قلعے پر کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگا۔ اب کیا کیا جائے؟ ان حالات میں طاقت سے کام نہیں چلے گا۔ انھوں نے طے کیا کہ اس صورت حال میں کسی تدبیر سے مصیبت کو ٹالنا چاہیے۔ انھوں نے سدّی جوہر کو پیغام بھیجا کہ 'میں جلد ہی قلعہ تمہارے حوالے کرتا ہوں۔' یہ سن کر سدّی جوہر بہت خوش ہوئے اور اس پیغام کو قبول کر لیا۔

محاصرے سے سدّی جوہر کے سپاہی اُکتا گئے تھے۔ یہ سن کر کہ شیواجی مہاراج قلعہ حوالے کرنے والے ہیں انھیں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ کھانے پینے اور گانے بجانے میں مست ہو گئے۔

کردی۔ وہ امر ہو گیا۔

یہ معلوم ہونے پر کہ شیواجی مہاراج فریب دے کر محاصرے سے نکل گئے ہیں سدی جو ہر غصے سے پاگل سے ہو گئے۔ انھوں نے فوراً سدی مسعود کو ایک بڑی فوج دے کر شیواجی مہاراج کے تعاقب میں روانہ کر دیا۔ تعاقب شروع ہو گیا۔ دن نکلنے پر سدی مسعود نے 'پانڈھر پانی' نالے کے قریب شیواجی مہاراج کو جالیا۔ شیواجی مہاراج بڑی مشکل میں پھنس گئے۔ انھوں نے کسی نہ کسی طرح گھوڑ دڑہ پار کر لیا۔

باجی پر بھو کی بہادری : غصے میں بھرے ہوئے سدی

جوہر کے سپاہی تیزی کے ساتھ دڑے کی جانب آرہے تھے۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ اب ان کا ویشال گڑھ پہنچنا مشکل ہے۔ اس لیے انھوں نے باجی پر بھو سے کہا، ”باجی! بڑا مشکل وقت ہے، آگے راستہ چڑھائی کا ہے۔ پیچھے دشمن چلا آرہا ہے۔ اب ویشال گڑھ پہنچنا ممکن نہیں، اس لیے پلٹ کر کیوں نہ دشمن پر حملہ کر دیں۔“ شیواجی مہاراج کے دل کی کیفیت کو باجی پر بھو نے تاڑ لیا۔ دڑے کی جانب غصے میں بھرا ہوا دشمن آرہا تھا۔ شیواجی مہاراج کی زندگی خطرے میں تھی۔ سارا سوراج خطرے میں تھا۔ باجی پر بھو نے شیواجی مہاراج سے بڑے جذباتی انداز میں کہا، ”مہاراج! آپ چند سپاہی لے کر ویشال گڑھ کی طرف چلے جائیے۔ باقی سپاہیوں کو لے کر میں دڑے میں ٹھہر جاتا ہوں۔ مہاراج! میں مرجاؤں گا لیکن دشمن کو دڑہ پار کرنے نہیں دوں گا۔ ایک باجی مر بھی جائے تو آپ کو دوسرا مل جائے گا لیکن سوراج کے لیے شیواجی مہاراج کی ضرورت ہے۔ دشمن کثیر تعداد میں ہیں۔ ہماری تعداد کم ہے۔ ہم ان کے سامنے ٹک نہیں سکیں گے۔ آپ یہاں نہ ٹھہریں۔ ہم دڑے میں دشمن کو روک رکھیں گے۔ آپ کے ویشال گڑھ پہنچنے تک ہم دشمن کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ آپ بے خوف ہو کر جائیے۔“

باجی پر بھو کی وفاداری دیکھ کر شیواجی مہاراج کا دل بھر آیا۔ باجی جیسے سردار کو داؤ پر لگانا شیواجی مہاراج کو منظور نہیں تھا، لیکن سوراج کے مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ انھوں نے دل کو کڑا کیا۔ شیواجی مہاراج بڑی محبت کے ساتھ پر بھو سے ملے اور بولے، ”ہم قلعے پر جاتے ہیں۔ وہاں پہنچتے ہی توپ داغی جائے گی۔ آواز سن کر تم دڑہ چھوڑ کر چلے آنا۔“

باجی پر بھو نے دشمن کو روک رکھا : باجی پر بھو کو

دڑے میں چھوڑ کر شیواجی مہاراج ویشال گڑھ کی جانب روانہ ہوئے۔ ان کی پشت کی جانب جھک کر باجی نے شیواجی مہاراج کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہاتھ میں تلوار سنبھالی اور دڑے کے دہانے پر آکھڑا ہوا۔ اس نے ماولوں کی ٹکڑیاں بنائیں، انھیں جگہ جگہ مقرر کیا۔ ماولوں نے پتھر جمع کیے اور اپنی اپنی جگہ پوری تیاری کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ دڑے کے دہانے پر ماولوں کی فولادی دیوار بن گئی۔ اتنے میں دشمن کے جنگی نعرے سنائی دیے۔ دشمن دڑے کے نیچے آ گیا تھا۔ باجی نے ماولوں سے کہا، ”بہادرو! ہوشیار ہو جاؤ! بھلے ہی جان چلی جائے لیکن اپنی جگہ مت چھوڑنا۔ دشمن کو دڑہ پار نہ کرنے دینا۔“ باجی پر بھو اور ان کے ماولے سپاہی قدم جما کر دڑے کے منہ پر کھڑے ہو گئے۔ دڑے کا راستہ مشکل پیچ دار تھا۔ ایک وقت میں تین سے چار آدمی بڑی مشکل سے اوپر چڑھ سکتے تھے۔

ادھر شیواجی مہاراج ہوا کی طرح تیزی سے ویشال گڑھ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ویشال گڑھ کا قلعہ ابھی دور تھا۔ قلعے پر پہنچنے کے لیے شیواجی مہاراج کو دیڑھ دو گھنٹے درکار تھے۔ اتنی دیر تک باجی اگر دڑے کا راستہ روکے رکھتے تو شیواجی مہاراج کو کامیابی حاصل ہوتی۔

گھوڑ دڑے کی لڑائی : ادھر دڑے میں سخت لڑائی

شروع ہوئی۔ دشمن آگے بڑھنے لگا۔ دشمن کا پہلا دستہ دڑے پر



گھوڑ دڑے میں شیواجی مہاراج اور باجی پر بھو دیشپانڈے

تھی۔ مراٹھوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑنا شروع کیا۔ دشمن نے باجی پر بھڑا حملہ کر دیا۔ انھیں گھیر لیا۔ باجی بڑی بے جگری کے ساتھ لڑنے لگے۔ انھوں نے ہمت و حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ ان کے جسم پر کئی وار ہوئے۔ پورا جسم زخموں سے چور اور لہو لہان ہو گیا، لیکن وہ درّے کے دہانے پر سے نہیں ہٹے۔ وہ بری طرح گھائل ہو گئے لیکن پیچھے نہیں ہٹے۔ انھوں نے چیخ مار کر ماولوں کو ہدایت دی۔ ماولوں نے دشمنوں پر زبردست چڑھائی کر دی۔ دشمن پسپا ہو گیا۔ بری طرح زخمی ہونے کے باوجود وہ ماولوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ ان کی ساری توجہ توپ کی آواز پر لگی ہوئی تھی۔

پاؤن کھنڈ : اتنے میں توپ کی آواز گونجی۔ زمین پر پڑے ہوئے باجی پر بھڑا کے کانوں میں آواز پڑی۔ ”مہاراج ویشال گڑھ پہنچ گئے۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اب میں اطمینان سے مر سکتا ہوں۔“ یہ کہتے ہوئے وفادار باجی پر بھڑا نے دم توڑ دیا۔ ویشال گڑھ پر شیواجی مہاراج کو یہ اطلاع ملی۔ انھیں بہت دکھ ہوا۔ انھوں نے کہا، ”باجی پر بھڑا دیشپانڈے سوراج کے لیے قربان ہو گئے۔ باندل کے لوگوں نے جنگ میں اپنی وفاداری نبھائی۔ باجی پر بھڑا جیسے محب وطن تھے، اس لیے سوراج قائم ہو سکا۔ اس وفادار کے خون سے گھوڑ درّہ پاؤن ہو گیا۔ اس لیے یہ درّہ تاریخ میں ’پاؤن کھنڈ‘ کے نام سے امر ہو گیا۔ مبارک ہیں ایسے بہادر اور مبارک ہیں ایسے باجی پر بھڑا!

آن پہنچا۔ ماولوں نے دشمن پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ پتھروں سے حملہ کرنے میں ماولے بڑے ماہر تھے۔ انھوں نے بڑی مہارت کے ساتھ لڑائی شروع کی۔ شیواجی مہاراج کے ماولوں نے کئی دشمنوں کو مار ڈالا۔ کئی لوگوں کے سر پھٹ گئے۔ پہلی ٹکڑی ناکام ہو گئی۔ اسے پسپا ہونا پڑا۔ دوبارہ دوسری ٹکڑی درّے پر چڑھنے لگی۔ باجی پر بھڑا چلایا، ”مارو پیٹو!“ ماولوں کو جوش آ گیا۔ ہر ہر مہادیو کے نعرے لگاتے ہوئے وہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔ ایک بار پھر پتھروں کی بارش ہوئی۔ دشمن کے سپاہی ایک کے بعد ایک گرنے لگے۔ باجی فرط جوش سے چیخا، ”شاباش میرے ساتھیو! اور پتھر پھینکو۔ دشمن کو کچل دو۔ زبردست حملہ کرو۔ شاباش!“ دوسری ٹکڑی بھی ناکام ہو گئی۔

ادھر شیواجی مہاراج ویشال گڑھ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ قلعہ قریب آ رہا تھا۔ ہر لمحہ اہم تھا۔ ویشال گڑھ کے دامن میں دشمن گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ شیواجی مہاراج نے اپنے چنے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے مورچے پر حملہ کر دیا۔ دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شیواجی مہاراج آگے بڑھنے لگے۔ وہ اپنے ماولے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا جال توڑ کر ویشال گڑھ کے بالائی حصے کی طرف دوڑ رہے تھے۔

باجی پر بھڑا کی شجاعت : ادھر درّے میں ابھی گھمسان کی لڑائی جاری تھی۔ سدّی مسعود غصے سے آگ بگولا ہو گئے۔ ان کے فوج کی تیسری ٹکڑی درّے میں گھسنے کی کوشش کر رہی

مشق

(ج) گھوڑ درّہ تاریخ میں کے نام سے امر ہو گیا۔

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج نے پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکل

جانے کے لیے سدّی جوہر کو کیا پیغام بھیجا؟

(ب) سدّی جوہر غصے سے کیوں پاگل سے ہو گئے؟

۱۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) سدّی جوہر نے کا چاروں طرف سے

محاصرہ کر لیا۔

(ب) باجی پر بھڑا کی دیکھ کر شیواجی مہاراج کا

دل بھر آیا۔

(ج) ویشال گڑھ کی طرف جاتے وقت شیواجی مہاراج نے
باچی پر بھڑ سے کیا کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکلنے کے لیے شیواجی
مہاراج نے کون سی ترکیب سوچی؟
(ب) باچی پر بھڑ نے دشمنوں کو گھوڑ دڑے میں روکنے کے
لیے کیا منصوبہ بنایا؟

۴۔ وجوہات لکھیے :

(الف) عادل شاہ آگ بگولا ہو گئے۔

(ب) شیواجی مہاراج کا خدمت گار شیوا کا شدا امر ہو گیا۔

(ج) 'پاون کھنڈ' درہ تاریخ میں امر ہو گیا۔

۵۔ یہ کون ہیں لکھیے :

(الف) بہادر لیکن سخت گیر
(ب) گھوڑ دڑے میں بے جگری سے لڑنے والا
(ج) محاصرے سے نکل جانے والے

عملی کام :

اپنے استاد کی مدد سے شیواجی مہاراج کے وفادار خدمت گاروں
کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

